جناب خواجہ عبدالحمید صاحب

متنبی قادیان کا عبرتناک انجام

مرزائیوں کی اب یہ عادت پختہ ہو چکی ہے کہ دنیا میں کوئی واقعہ، زلزلہ، لڑائی، جنگ، سیلاب یا کوئی آفتِ سماوی یا ارضی وقوع میں آجائے تو ان کی طرف سے یہ پروپیگنڈہ شروع ہوجاتا ہے کہ یہ عذاب یا سزا، مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔

مرزا غلام احمد چونکہ انگریزی حکومت کے خاص پروردہ اور حمایتی رہے ہیں، ان کی جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ وہ انگریزی فن پروپیگنڈہ کے خوب ماہر ہیں۔ یورپ کے پروپیگنڈہ کا یہ کمال ہے کہ اصل واقعات کو چھپا کر جھوٹ کو سچ کر دکھانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

مرزا غلام احمد متنبی قادیان کا جو مکان تھا، اس کے اردگرد سکھوں اور ہندوؤں کے مکانات تھے۔ بلکہ رب قادیان، پنڈت کنج لعل شرما نند برہمچاری کا مکان، مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے مکانوں کے ساتھ ملحق تھا۔ اور مرزائیوں نے جبر ان کے رشتہ داروں سے مکان خرید کر اپنے دفاتر، امورِ عامہ، امورِ خارجہ وغیرہ وغیرہ بنائے تھے۔ وہ سب خلیفہ سابق محمود احمد خلیفہ ربوہ کے مکانوں سے بالکل متصل تھے۔ ان کے مکانوں کے ہمراہ سکھوں کا گردوارہ تھا۔ جس میں رات دن اکھنڈ پاٹ ہوتے، ڈھولکیاں چھینے بجتے تھے۔ مرزائیوں کی مسجد اقصیٰ کے ساتھ ہی عین چوک میں ہندوؤں کا مندر تھا۔ جس میں بت رکھے تھے۔ پنڈت لبھو رام صبح شام وہاں سنکھ بجاتا تھا۔ اس کی دوکان تین منزلہ منارہ کے تقریباً برابر اونچی تھی۔ چوک بازار میں ہندوؤں کا

کنواں تھا۔ لعل چند حلوائی کی دوکان ملحقہ تھی اور لالہ رلدو رام کی دوکان ساتھ تھی۔ پنڈت ہری رام بزاز کی دوکان وچوبارہ میں ہندوؤں کے آریہ سماجی مبلغ مرزائیوں واسلام کے خلاف تقریریں کرتے تھے۔

ایک ہندو نے ربِ قادیان کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ بٹالہ کے ایک ہندو نے مسیح ہونے کا دعویٰ کر رکھا تھا جو اپنے آپ کو آتما نند المسیح کہتا تھا اور اس نے مرزائیوں کے لئے مسیح کا دعویٰ کر رکھا تھا۔

ہردو مرزا غلام احمد متنبی قادیان کا بطلان کرتے رہے، مقابلہ کرتے رہے ان سے مقدمہ بازی کرتے رہے۔ نہ مرزا غلام احمد کی بد دعائیوں کی توپ کا رُخ ادھر مڑا نہ ان پر کوئی عذاب آیا، نہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی ان کا کچھ بگاڑ سکے۔ نہ انہوں نے مرزا غلام احمد کے دعویٰ کرشن اور رد گوپال کو تسلیم کیا۔

حالانکہ مرزا غلام احمد نے اعلانیہ دعویٰ کیا تھا کہ:

۱۔ "مسیح آگیا ہے اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رامچندر پوجا جائے گا، نہ کرشن، نہ عیسیٰ علیہ السلام۔" (شہادت القرآن ص۱۵)

۲۔ "مسیح موعود کا اوّلین فرض، استیصال فتنہ دجالیہ ہوگا۔"

(ایام الصلح ص۱۶۹)

۳۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام جو مسیح موعود کو کرنا چاہیئے تھا، نہ کر دکھایا اور میں یونہی مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

(اخبار البدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء)

آمد مسیح:

"جب مسیح موعود، دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے جمیع آفاق و اقطار میں اسلام پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۸)

مسیح کا نزول:

"اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کی جگہ اسلام دنیا میں پھیل جائے گا، ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راستبازی ترقی

کرے گی۔"

کم فہم: "میں نے مثیل مسیح کا دعویٰ کیا جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے۔"

(ازالہ اوہام)

ناظرین "دوبارہ آمد" کے لفظ پر غور فرمائیں۔ اگر بقول مرزا غلام احمد مسیح مر چکے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے تو پھر دوبارہ آمد کس کی ہوگی اور نزول کا لفظ کس کے لئے ہے؟ کذاب اور دجال جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئیں گے، وہ اسی طرح کھلے بندوں جھوٹ بولیں گے جیسے یہ دجالِ قادیان تاویلات کر رہا ہے۔

مراق کا مریض مسیح:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ مسیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی "مراق اور کثرتِ بول"

(تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء)

مراقی مسیح کی تاویل بھی مراقیانہ ہوگی۔ اس دجالانہ تحویل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی "مسیح آسمان سے اترے گا" کی تردید کر دی اور اپنے مراقی ہونے کا اظہار کر دیا اور اقرار کر لیا۔ اس کے باوجود بھی مرزائی حضرات مراقی مسیح کا شعر اکثر پڑھتے ہیں ؎ بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

اسی کو کہتے ہیں ؎ شیشہ مے بغل میں ہے
لب پہ دعویٰ ہے پارسائی کا

۱۔ "مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔" (قول مرزا بشیر احمد۔ ریویو آف ریلیجنز، جلد ۱۴، ۱۶ راکتوبر ۱۹۲۴ء)

ذرا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ؎

۵
پہلی بعثت میں محمد تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے قرآن رسولِ قدنی (نعوذ باللہ)

یہ دجالِ قادیان کا حضور کے ساتھ عشق ہے کہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تختِ نبوت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی جا رہی ہے۔

مسیح موعود کے آنے کا مقصد:

۱- "میرے آنے کے دو مقصد ہیں:
۱- مسلمان کے لئے یہ کہ وہ سچے مسلمان ہوں اور عیسائیوں کے لئے کسرِ صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے، دنیا اس کو بھول جاوے"
(اخبار الحکم قادیان، ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

۲- عیسائی مذہب کا استیصال ہو جائے گا"
(اخبار الحکم ص ۱۶، جلد ۱۸ ص ۲، کالم ۳)

ہذا خلیفۃ اللہ المہدی:

۳- بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس (مسیح موعود) کے لئے آواز آئے گی"
(شہادت القرآن ص ۴۰/۴۱، مصنفہ مرزا غلام احمد)

بخاری شریف میں یہ کہیں بھی حدیث نہیں ہے۔ یہ مرزا غلام احمد کا بخاری شریف پر بہتان ہے۔ "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا، ایک برابر ہے" (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶، مصنفہ مرزا غلام احمد)

۴- غیر معبود اور مسیح موعود وغیرہ کی پوجا نہ رہے گی اور خدائے واحد کی عبادت ہوگی"
(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

۵- میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں، یہی ہے کہ عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑ دوں" (اخبار بدر القادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

قدرت نے مرزا صاحب کو کرشن، رام چندر کی پوجا کے متعلق یوں جھوٹا کر دیا کہ قادیان ہاتھ سے جاتا رہا اور بت پرستوں کے قبضہ میں چلا گیا اور مرزائیوں کی رسوائی ہوئی۔

عیسائیت اور عیسٰی کی پوجا نہ رہے گی۔ اس معاملہ میں قدرت نے مرزا صاحب

کر کذاب ثابت کر دیا - ملاحظہ ہو، دیگر ملکوں کی بجائے قادیان کے ضلع گورداسپور میں عیسائیوں کی ترقی ہو گئی -

	سال	عیسائیوں کی آبادی
مرزا صاحب کا ابتدائی دعویٰ	۱۸۹۱ء	۲۴۰۰
	۱۹۰۱ء	۴۴۷۱
نورالدین خلیفہ کا زمانہ اول	۱۹۱۱ء	۲۳۳۶۵
مرزا محمود خلیفہ دوم کا زمانہ	۱۹۲۱ء	۳۲۸۳۲
" " "	۱۹۳۱ء	۴۲۲۴۳

یعنی ضلع گورداسپور میں مرزا غلام احمد کے دعویٰ کے بعد عیسائی ۱۸ گنا بڑھ گئے کیا اس سے مرزائی جماعت اور اس کے بانی مرزا غلام احمد کے تمام دعاوی جھوٹے نہیں نکلے اور مرزائی جھوٹ پارہ پارہ نہیں ہوا؟

اگر عددی قوت کا نام ترقی نہیں تو مرزائی اپنی عددی قوت کا نام ترقی کیوں رکھتے ہیں، حال ہی کے ٹریکٹ مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث ربوہ نے یہ بھی جھوٹ بولا ہے کہ ان کی جماعت کی تعداد پاکستان میں ۱½ کروڑ ہے اور اس پہ فخر و تکبر کیا ہے۔

مرزا غلام احمد کے سخت الفاظ اور سخت کلامی مسلمان علماء پر رہی ہے اور ان کے خلاف بد دعائیں کیں اور مقابلہ میں مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے رسوائی اٹھائی۔ پھر حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سے جو خفت اٹھانی پڑی وہ بھی ملاحظہ ہو۔

دعائے بیضہ:

مرزا غلام احمد کا ابتدائی نام سندھی تھا اور تخلص فرخ تھا ۱۸۸۰ء میں مذہبی زندگی اختیار کی، اپنے مخالفین کو سخت لفظوں سے یاد کیا بلکہ ان کو اپنے دعووں میں یعنی موت کے ڈراوے دیئے، ذلت کی موت کی دھمکیاں دیں، ——— ——— اور ان کو للکارا، جب وہ مقابلہ پہ آ گئے تو آئیں بائیں شائیں کرنا شروع کر دیا اور خود اپنی موت اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا شروع کر دی، ملاحظہ ہو:

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو دعا:

"بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب، السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ!
سنت اللہ کے مطابق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسانوں کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں میں ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔" (اشتہار)

اشتہار کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو اخبار "البدر قادیان" میں لکھا:

"مولوی ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے، وہ ہماری طرف سے نہیں، بلکہ خدا کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔"
اے خدا، اگر میں کذاب ہوں تو مجھے ہیضہ سے ہلاک کر!"
(اخبار "البدر"، ۳۰ر جولائی ۱۹۰۷ء)

پنڈت لیکھرام کا دعویٰ ——— مرزا ہیضہ سے مرے گا:

"لیکھرام نے اپنے دعویٰ کی تائید میں اپنی کتاب میں، جو اب تک موجود ہے، میری نسبت یہ شائع کیا ہے کہ مجھے میرے پرمیشور (ہندی لفظ بمعنی خدا - ناقل) کے الہام سے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص (مرزا) تین سال میں ہیضہ کی بیماری سے فوت ہو جاوے گا۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم مصنفہ مرزا غلام احمد ص۱۲۳ ۱۹۰۸ء)

"ہیضہ شامت کا نتیجہ ہے۔" (تذکرہ ۱۹۰۳ء مصنفہ مرزا غلام احمد)

بد دعا بحق مولانا ثناء اللہ صاحب:

"اے میرے پیارے مالک! میں تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین!

مگر اے میرے کامل و صادق خدا، اگر مولوی ثناء اللہ، تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے، حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ

میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر اگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراضِ مہلک سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے رُوبرُو اور میری جماعت کے سامنے۔ ان گالیوں اور بد زبانیوں سے توبہ کریں جس کو وہ فرضِ منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دیتا ہے، آمین۔ ثم آمین! ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین!

(مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ یکم ربیع الاول۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

اس خدا کے سپرد کردہ فیصلہ میں ایک فارسی نظم بھی لکھی، جس کی ابتدا یوں کی ہے

پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را (درِثمین)

خدائی فیصلہ:

۱۔ "حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔۔۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پُشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا، اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے تو آپ نے کہا، یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔"

(سیرت المہدی ص۱۰۹ مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد)

۲۔ حضرت مرزا صاحب جس رات بیمار ہوئے، اس رات میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگا دیا گیا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے"۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔"

(مرزا غلام احمد کے خود نوشتہ حالات۔ حیاتِ ناصر ص۱۴، مصنفہ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر اخبار "الحکم" قادیان)

ہیضہ:

وصال سے دو گھنٹہ قبل حضور بات نہ کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب معالج تھے (ہر دو مرزائی ڈاکٹر ہیں) کاغذ، قلم، دوات منگوا کر حضور نے لکھا۔ خشکی بہت ہے، بات نہیں کی جاتی۔ ایسے ہی کچھ اور بھی الفاظ تھے جو پڑھے نہ گئے۔ دل کا حال کسی کو کیا معلوم، بظاہر بدحواسی معلوم ہوتی تھی کہ تحریر بھی پڑھنے میں نہ آسکی۔ مرض ہیضہ میں خشکی بہت ہوتی ہے۔ حقیقت حال سے اللہ ہی بہتر واقف ہے۔" (مرزا صاحب کے صحابی مفتی محمد صادق کا مضمون مندرجہ اخبار" الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۷۴ - مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء)

مرض الموت:

"جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود پر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اور میرے دل میں یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول صک، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے، پسر مرزا غلام احمد متنبی قادیان)

انگریز ڈاکٹر ناکام چلا گیا:

"...تیرا دستان فاتح تو علالت کی خبر مل چکی تھی۔ مگر معلوم نہ تھا کہ یہ مسیح ہمارے لئے شام فراق بننے والی ہے . . . . آخر معلوم ہوا کہ حضور اس نازک حالت میں ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد انگریز ڈاکٹر آیا۔ مگر آتے ہی چلا گیا۔ ادھر ایک دوست کو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے سن لیا۔"

(اخبار الحکم قادیان کا خاص نمبر - ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

۲- شام کے وقت وہ سیر کے لئے تشریف لے گئے مگر واپسی پہ ان کی طبیعت ناساز ہوگئی، بیمار ہو گئے (دست وقے کے مرض میں۔ ناقل) اور دوسرے دن تقریباً دس بجے راہی ملک عدم ہو گئے۔" انا للہ وانا الیہ راجعون!

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۲۴۱، جلد ۱۳، نمبر ۹)

۳۔ قریباً گیارہ بجے رات ایک دست آنے پر طبیعت ازحد کمزور ہو گئی اور مجھے اور حضرت خلیفۃ المسیح نورالدین کو طلب کیا۔ مقوی ادویہ دی گئیں . . . . .

مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا اور مجھے اور حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کر لیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو چکی تھی اس لئے ہم پاس ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا مگر نبض واپس نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ساڑھے دس بجے صبح ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! (اعلان ڈاکٹر سید محمد حسین۔ "الحکم" قادیان ۲۸ رمئی ۱۹۰۸ء)

۴۔ میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا، تم سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا . . . . . .

تھوڑی دیر غرغرہ کا سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ (حوالہ والدہ مرزا بشیر احمد سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۰۹)

ہیضہ کی خبر:

ہانگ کانگ سے ایک مبلغ نے لکھا ہے کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں

کہ حضرت مسیح موعود کی وفات مرضِ ہیضہ سے ہوئی، نیز اور باتیں بھی اعتراضی رنگ میں کرتے ہیں۔"
(مفتی محمد صادق ۔ الفضل ۱۲ ر نومبر ۱۹۳۷ء)

ہسٹریا:

مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے بیان کیا کہ:

"حضرت مسیح موعود کو پہلی مرتبہ دورانِ سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا۔ رات کو سوتے ہوئے اُتھو آیا۔ اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی اور میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے، خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔"

مراق:

"ایک مدعی نبوت کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔"
(ڈاکٹر شاہنواز احمدی اسسٹنٹ سرجن، رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان، اگست ۱۹۲۶ء جلد ۲-۷)

خواجہ کمال الدین کی موت:

چند روز ہوئے، مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں، ملاقات کا شرف ہوا۔ اثنار گفتگو میں میرے منہ سے نکل گیا کہ خواجہ کمال الدین مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے۔ وہ بزرگ جھٹ بول اٹھے، یہ کیونکر ہو سکتا ہے، محمود کا دشمن موت کے وقت بہت خوش ہو۔ موت کے وقت خواجہ صاحب کے منہ سے پاخانہ نکل

سا تھا۔ میں نے اس بزرگوار سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا؟ ارشاد ہوا دیکھا تو نہیں! مگر میں جو کہتا ہوں، سچ ہے۔ میں نے آیت قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی، مگر بے سود! مجھے بہت تعجب ہوا، کل ایسے ہی الفاظ، مخالفین، حضرت مسیح موعود کے متعلق کہتے تھے۔" (پیغام صلح - لاہور نمبر ۱۳، جلد ۲۷ - مضمون چوہدری محمد اسمٰعیل احمدی)

مولوی نورالدین خلیفہ اول کی عبرت ناک موت!

فرشتہ نمبر۱:

"کہاں مولوی نورالدین کا حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ، رسول اللہ اور اسمہٗ احمد کا مصداق یقین کرنا اور کہاں وہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا۔ ۔ ۔ استقامت میں فرق آجانا۔ ۔ ۔ پھر بطور سزا کے گھوڑے سے گر کر مرنا۔ ۔ ۔ آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک بولنے سے لاچار ہو جانا اور نہایت مفلسی میں مرنا۔ ۔ ۔ ۔ آئندہ جہان میں بھی کچھ سزا اٹھانا۔ ۔ ۔ اور اس کے بعد ان کے جوان فرزند عبدالحی کا عنفوانِ شباب میں مرنا۔ ۔ ۔ اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور جگہ نکاح کر لینا وغیرہ۔ ۔ ۔ یہ سب باتیں کچھ کم عبرت انگیز نہ تھیں۔"

(پیغام صلح کے اشتہار "گنجینۂ صداقت کا اقتباس منقول از "الفضل" مؤرخہ ۲۳ رفروری ۱۹۲۲ء)

مولوی عبدالکریم کی عبرتناک موت!

فرشتہ نمبر۲:

مولوی عبدالکریم کی موت کاربنکل کے پھوڑے سے ہوئی۔ مولوی صاحب چیختے چلاتے تھے۔ ان کی تکلیف مرزا غلام احمد سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ اس لئے تیمارداری کے لئے قریب نہ گئے۔

ڈاکٹروں نے ان کا جسم چیر پھاڑ دیا، وہ درد سے کراہتے رہتے تھے

کہ موت واقع ہوئی۔"

(ملخص سیرت المہدی حصہ اول ص۲۷۱)

خاتمہ کلام:

مرزا صاحب کے سب دعاوی۔ کرشن، رام چندر نہ پوجا جانا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پجاریوں کی تعداد میں ترقی ہونا، عیسیٰ پرستی کا خاتمہ نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کر دکھائے اور دوسروں کے لئے ہیضہ کی موت مانگنا۔ . . چاہ کن را چاہ در پیش۔ . . خود ہیضہ کی موت مرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب کا اور اس خلیفہ نورالدین کا اور فرشتہ مولوی عبدالکریم کا عبرت انگیز حالات میں ہلاک ہونا، خدا تعالیٰ کی نافرمانی، اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی "عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے"، کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔

اس طرح مرزا صاحب کی یہ آرزو پوری ہو گئی ؎

پارہ پارہ کن منِ بد کار را

شاد کن ایں زمرۂ عبار را

فاعتبروا یا اولوا الالباب

علامہ احسان الٰہی ظہیر کے حقیقت نگار قلم سے ایک نئی عربی کتاب

الشیعۃ و السنۃ

عربی ٹائپ، اعلیٰ کاغذ، آفسٹ طباعت، بہترین گٹ اپ قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ۔ ادارہ ترجمان السنۃ ایبک روڈ انارکلی لاہور